Shnakhat
VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

Public Health Ethics In the Light Of Quran and Sunnah

صحت عامہ کی اخلاقیات قرآن وسنت کی روشنی میں

Syed Ashfaq Ahmad
PhD Scholar, Department of Islamic Studies NCBA&E, Lahore (Sub Campus Multan). engrashfaqahmad3451@gmail.com
Ghulam Mustafa
PhD Scholar, Department of Islamic Studies NCBA&E, Lahore (Sub Campus Multan). ghulammustafakh@gmail.com

Abstract

A healthy society can be said to be a society whose people are physically healthy and they are mentally, socially, ideologically and intellectually well-rounded. Our religion gives us guidance in every sphere of life, it urges us on a comprehensive social and social reform so that the society remains moderate. If we look at the principles and rules of public health ethics, the most basic thing is that the people should have access to equal health facilities with full justice and public health measures and decisions should be transparent. Moreover, public health measures should be in accordance with modern requirements and be sure to be effective. Respecting the autonomy of individuals, culture and personal preferences of individuals should be kept in mind while taking these measures. The most important thing to make these steps useful is sincerity of intention i.e. without self-purification it cannot be fruitful. As stated in Surah Al-Jamaa that" It is He Who has sent among the unlettered a Messenger from themselves reciting to them his verses and purifying them the Book and wisdom-although they were before in clear error"[Al-Qur'an, Surah al-Jum'a:62:2]. Purification in the light of the teachings of the Quran and Sunnah means that the individual and collective life of a Muslim is freed from all kinds of intellectual and practical luxuries. Who is. And the Caliphs during their caliphate implemented the ethics of public health sincerely and practically, the complete details of which, God willing, we will present in our complete article.

Keywords: Health, Muslim, Guidance, Social, Ethics

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

تمہید

ایک صحت مند معاشرہ اس معاشرے کو کہا جاسکتا ہے جس کے افراد جسمانی طور پر بھی صحت مند ہوں اور وہ ذہنی، سماجی، نظریاتی اور فکری لحاظ سے بھی تومند ہوں۔ ہمارا دین ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں راہ نمائی فراہم کرتا ہے، یہ ہمیں ایک ہمہ گیر معاشرتی اور سماجی اصلاح پر زور دیتا ہے تاکہ معاشرہ میں اعتدال رہے۔ صحت مند ہونا اور صحت کی سہولیات سے مستفید ہونا معاشرے کے ہر فرد کا حق ہے، اسلام نے انسانی صحت کی اصلاح کے جو اصول وضوابط بیان کیے ہیں وہ معاشرے کا ایک ہمہ جہت نقشہ سامنے رکھ کر راہ نمائی کے لیے بیان کیے ہیں۔ صحت عامہ کی اخلاقیات وہ اصول اور اقدار ہیں جو صحت عامہ کے پالیسی سازوں کو اپنے کام میں راہ نمائی فراہم کرتی ہیں۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بڑی واضح ہے کہ عوام الناس کی صحت کو ہر دور میں اہمیت دی گئی ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

اگر ہم مذکورہ عنوان کے حوالہ سے سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس حوالہ سے اس سے ملتا جلتا کچھ کام ہوا ہے، مذکورہ قرآن واحادیث کی کتب میں متعدد مقامات پر اس پر موضوع سے متعلق بھرپور راہ نمائی ملتی ہے، اسی طرح کتب فقہ اور تواریخ میں بھی اس عنوان پر گفت گو کی گئی ہے۔ لیکن مذکورہ عنوان پر کسی ایک ہی باب میں مکمل بحث معدوم ہے، اگر ہم اس عنوان پر مقالہ کی بات کریں تو اس سے ملتا جلتا ایک عنوان Introduction to Islamic Medical Ethics محمد علی ابرار اور حسان شمسی پاشا کا آرٹیکل 16/ اگست 2019ء (BIMA) جنرل میں شائع ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ اسلامی اخلاقی قانون سازی کے بنیادی ذرائع قرآن وسنت ہی ہیں۔ صحت کی دیکھ بھال کا عمل ہو یا تحقیق میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل تلاش کرنا ہو، انھی بنیادی آخذ سے مکمل راہ نمائی لی جاسکتی ہے۔ اسی طرح ایک اور آرٹیکل "صحت عامہ کی تعلیم اور اسلام" جو (رفیق منزل) شمارہ میں شائع ہوا جسے اقبال خان نے تصنیف کیا جن کا تعلق مہاراشٹر انڈیا سے ہے، انھوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں صحت کے اصولوں کو اپنانے کا درس دیا اور قرآن وسنت سے متعدد حوالے پیش کیے۔ لیکن ہمارا آرٹیکل اس لحاظ سے منفرد ہے کہ ہم نے اپنے آرٹیکل میں صحت عامہ کی اخلاقیات کو قرآن وسنت کی روشنی میں نا صرف بیان کیا ہے بل کہ اس کا قرون اولیٰ کے دور میں کس طرح عملی نفاذ عمل میں لایا گیا اور اس کے لیے کیا کیا عملی جدوجہد کی گئیں تحریر کیا ہے۔

روحانی وجسمانی بیماریوں کا علاج

اسلام نے روحانی اور جسمانی علاج سے صرف نظر نہیں کیا کچھ امراض کا تعلق دلوں کے روگ سے ہے جنہیں ہم روحانی بیماریاں بھی کہہ سکتے ہیں ان کے علاج کے لیے اللہ رب العزت نے اپنی معتبر وبابرکت کتاب نازل فرمائی ہے جو دلوں میں پیدا ہونے والی اعتقادی، اخلاقی بیماریوں کا شافی علاج ہے:

Shnakhat
VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفاءٌ لِما فِي الصُّدُورِ وَهُدىً وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾(1)

یعنی اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور جو دلوں میں روگ ہیں ان کے لئے شفاہے اور رہنمائی کرنے والی اور ایمان والوں کے لئے رحمت ہے۔

اسلام پاکیزگی اور صفائی کا دین ہے اور پاکیزگی کو زندگی کا سب سے بڑا مقصد قرار دیا ہے۔اسلام ظاہری صفائی جو صحت انسانی کے لیے شرط اول ہے کے ساتھ ساتھ باطنی صفائی پر زور دیتا ہے یعنی تزکیہ نفس پر قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آياتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُبِينٍ﴾(2)

(ترجمہ) وہی ذات ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے رسول مبعوث فرمایا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے یقیناً اس پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

تزکیہ نفس سے مراد انفرادی اور اجتماعی طور پر اندر سے انسانی من ہر طرح کی آلائشوں سے پاک ہو۔

جسمانی پاکیزگی صحت مندی کی ضامن ہے:

جس طرح تزکیہ نفس کے بغیر دل کی قدورتیں اور دل کی برئیاں دور نہیں ہوسکتیں اسی طرح جسمانی پاکیزگی اور صفائی کے بغیر انسانی صحت ممکن نہیں" : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بعدَه»(3)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانا کھانے سے قبل بھی اور کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھو لیے جائیں۔

پاکیزگی اور صفائی یہ تعلیم طبّی حوالے سے انسان کی جسمانی صحت کا راز ہے آج کے جدید سائنسی اور طبّی ماہرین بھی اس کی تائید کیے بنا نہیں رہ سکیں گے۔اسی طرح سورۃ البقرۃ میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾(4)

1۔ سورۃ یونس،10: 57

2۔ سورۃ الجمعہ،62: 2

3- خطیب العمری، محمد بن عبداللہ، ابوعبداللہ ولی الدین (م741ھ) مشکاۃ المصابیح، بیروت، المکتب اسلامی، الطبعۃ الثانیۃ، 1985ء، 2:1217، حدیث نمبر 4208۔

4۔ سورۃ البقرۃ، 2:222

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

یعنی حیض کے بارے میں آپ سے پوچھا کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے حالت حیض میں خواتین سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ البتہ جب تک وہ پاک ہو جائیں تو ان کے قریب جاؤ جس جگہ سے تمہیں اللہ نے اجازت دی ہے اللہ تعالی توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

قرآن کریم میں حیض کے دنوں میں عورتوں سے دور رہنے کا حکم دیا گیا کیونکہ اس دوران وہ تکلیف میں ہوتی ہیں اور مباشرت کے لیے صحت مند نہیں ہوتیں اس وقت میں عورت کے قریب جانا حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف ہے جو مرد و عورت دونوں کے لیے نقصان دہ ہے۔یعنی اسلام اپنے پیروکاروں کو روحانی اور جسمانی آلائشوں سے پاک دیکھنا چاہتا تاکہ وہ روحانی اور جسمانی طور پر صحت مند ہوں۔

صحت کے لیے علاج کی ترغیب:

روحانی علاج تزکیہ نفس کے ساتھ ساتھ اسلام میں جسمانی بیماری کے علاج معالجے سے بھی اغماض نہیں برتا گیا رسول اللہ ﷺ نے بیمار ہونے پر خود بھی علاج کیا اور دوسروں کا بھی علاج کیا اور کرایا آپ ﷺ کلونجی کو ہر مرض کے لیے شفا فرمایا ہے:

"أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «فِي الحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ» قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالسَّامُ المَوْتُ، وَالحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّونِيزُ" (5)

یعنی ابوہریرہ نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ سیاہ دانوں میں ہر بیماری کی شفا ہے سوائے "سام" کے۔ابن شہاب کہتے ہیں کہ سام موت ہے اور سیاہ دانے کلونجی ہے۔

"وَقَالَ:«إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الحِجَامَةُ، وَالقُسْطُ البَحْرِيُّ» وَقَالَ:«لاَ تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ العُذْرَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالقُسْطِ»"(6)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین علاج جو تم کرتے ہو پچھنا لگوانا ہے اور بہترین دوا عود ہندی کا استعمال کرنا ہے اور فرمایا اپنے بچوں کو(حلق کی بیماری) عذرہ میں بچوں کو تالو دبا کر تکلیف مت دو بلکہ قسط لگا دو اس ورم جاتا رہے گا۔

5۔ بخاری،ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری،دار طوق النجاۃ،الطبعۃ الاولی 1422ھ،7:125،حدیث نمبر 5696

6۔ بخاری،ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری،7:124،حدیث نمبر 5688

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

آنحضرت ﷺ بیمار مریض اور زخمیوں کے علاج پر بھرپور توجہ فرماتے جس کا اندازہ بخاری شریف کی اس روایت سے لگایا جاسکتا ہے: "عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الخَنْدَقِ فِي الأَكْحَلِ، »فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي المَسْجِدِ، لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ«"(7)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ غزوہ خندق میں سعدؓ کے بازو کی رگ میں زخم لگا تھا۔ان کے لیے نبی کریم ﷺ نے مسجد میں ایک خیمہ لگوایا تھا تاکہ قریب رہ کر ان کی دیکھ بھال کیا کریں۔

اہل اسلام میں علاج معالجہ کرنے کرانے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس شعبہ میں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین بھی بھرپور کردار ادا کرتی رہی ہیں۔

"ذكرها ابن إسحاق في قصة سعد بن معاذ لما أصابه بالخندق، فقال رسول اللَّه صلّى اللَّه عليه وسلّم:اجعلوه في خيمة رفيدة التي في المسجد حتى أعوده من قريب ،وكانت امرأة تداوي الجرحى، وتحتسب بنفسها على خدمة من كانت به ضيعة من المسلمين"(8)

ابن اسحاق ذکر کرتے ہیں سعد بن معاذ کے قصہ میں جب وہ خندق میں زخمی ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہیں خیمہ میں رکھو (جو مسجد میں لگایا گیا تھا تاکہ ان کی تیمارداری کی جاسکے) جب تک میں جلد واپس نہ آؤں رفیدہؓ جو مسجد میں تھیں اور یہ ایک عورت ہو کر زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔وہ اپنے آپ کو ان مسلمانوں کی خدمت کے لیے وقف کرتی تھیں جو ان کے خاندان میں سے تھے۔

اسی طرح ایک اور روایت جس میں علاج کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے:

"عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: »بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ«"(9)

یعنی حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے: بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعبؓ (جب جنگ خندق کے موقع پر ان کے ہاتھ کی بڑی رگ پر زخم آیا) کے پاس ایک طبیب بھیجا، جس نے ان کی رگ (کی خراب جگہ) کاٹ دی پھر اس پر داغ لگایا (خون روکنے کے لیے)

مریض کو مایوسی سے بچانا:

اسلام کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس نے اپنے پیروکاروں کو کبھی مایوسی میں نہیں دھکیلا بلکہ ہمیشہ ان میں ہمیشہ امید کی ایک کرن روشن رکھی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریض جب بیمار ہوتا ہے تو جسمانی کمزوری کی وجہ سے اس کے اعصاب بھی کمزور ہو جاتے

7۔ بخاری،ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری،1:100،حدیث نمبر 463

8۔ابن حجر عسقلانی،ابوالفضل احمد بن علی بن محمد (م852ھ)الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ،بیروت،دار الکتب العلمیۃ،الطبعۃ الاولی،1415ھ،8:136

9۔ مسلم بن الحجاج،ابوالحسن القشیری(م261ھ) صحیح بخاری،4:1730،حدیث نمبر 2207

Shnakhat
VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

ہیں جس سے وہ جلد مایوسی میں چلا جاتا ہے تو اللہ تعالی کی جانب سے ہر انسان کو تسلی دی گئی کہ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں میں رحم کرنے والا ہوں جیسا کہ سورۃ الزمر میں ارشاد باری تعالی ہے: ﴿لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾(10)

اسی طرح سورۃ الشعراء میں بیان کیا گیا: ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾(11)

مریض کی تیمارداری کا حکم اسی لیے دیا گیا کہ اس سے مریض کی حوصلہ افزائی ہوتی اور جانے والا مریض کو حوصلہ دیتا ہے جیسا نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ مومن کا مومن پر حق ہے کہ جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے۔ آپ ﷺ جب کسی کی بیماری کی خبر پاتے تو اس کی تیمارداری کے لئے تشریف لے جاتے:

"عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ: اللَّهُمَّ أَذْهِبِ البَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ فَأَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا"(12)

یعنی نبی کریم ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ! اے لوگوں کے رب (اس سے) تکلیف کو دور کر دے اور شفا دیدے، تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیری دی ہوئی شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء عطا فرما دے کہ بیماری کچھ بھی باقی نہ رہے۔

مریض و بیمار کو اسلام میں فراموش نہیں کیا گیا بلکہ بیمار کی عیادت کرنے پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اس بات کی اہمیت کا اندازہ مشکاۃ المصابیح اس حدیث مبارکہ سے لگایا جا سکتا ہے:

"وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِن الله عز وَجل يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ "(13)

یعنی حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہیں کی وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں آپ کی عیادت کیسے کرتا جبکہ آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالی فرمائیں گے میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا کیا تجھے معلوم نہیں تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔

10۔ سورۃ الزمر، 53:39

11۔ سورۃ الشعراء، 80:26

12۔ ترمذی، محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی (م 279ھ) سنن الترمذی، بیروت، دار الغرب الاسلامی، 1998ء، 453:5، حدیث نمبر 3565

13۔ ولی الدین، محمد بن عبداللہ الخطیب العمری (م 741ھ) مشکاۃ المصابیح، 484:1، حدیث نمبر 1528

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

اسی طرح بعض مریض مایوس ہو جاتے ہیں کہ شاید ان کی بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے تو اس بارے میں بھی مریض کو تسلی دی گئی ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً«"(14)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا بھی نہ اتاری ہو۔

"عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ"

حضرت جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ہر بیماری کی دوا ہے جب کوئی دوا بیماری پر ٹھیک بٹھادی جاتی ہے تو مریض اللہ تعالی کے حکم سے تندرست ہو جاتا ہے۔

انسانی صحت کا بنیادی ضابطہ:

اسلام عالمی دین ہے اور پوری دنیا کے لیے دین ہے قرآن کریم میں تمام انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے اور اجتماعی وانفرادی فلاح وبہبود کی نصیحت کو بابانگ دہل بیان کیا گیا اور پورے عالم کو مخاطب کرکے کہا گیا اور صحت کے لیے ایک ایسا اصول بتلایا ہے جو پوری انسانیت کے لیے اجتماعی طور پر فائدہ مند ہے۔

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾(15)

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو۔ بیشک اللہ تعالی حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ پر شکمی کی حالت میں کھانے سے پرہیز کیا جائے اور بھوک کی صورت میں پیٹ بھر کر نہ کھایا جائے۔

"یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ صدر اول میں ایک بادشاہ نے مسلمانوں کی خدمت کے لیے اپنا ایک خاص طبیب بھیجا جو عرصہ تک مدینہ منورہ میں بیکار بیٹھا رہا اور اس کے پاس کبھی کوئی بیمار نہ آیا، بالآخر تنگ آکر اس نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے کہ اتنے بڑے شہر میں آج تک ایک مریض بھی علاج کے لیے میرے پاس نہیں آیا۔ اسے طبیب اعظم ﷺ کی ان ہدایات کے بارے میں بتلایا

14۔ بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، 122:7، حدیث نمبر 5678
15۔ سورۃ الاعراف، 31:7

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

گیا۔وہ طبیب یہ سن کر رہ گیا، کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جو قوم اپنے معدہ کی نگہداشت رکھتی ہے وہ کبھی بیمار نہیں ہوسکتی اس پر وہ مدینہ چھوڑ کر چلا گیا"(16)

آنحضرت ﷺ نے صحت عامہ کے لیے ایسے اصول وضوابط بیان فرمائے ہیں جس سے دنیا کا کوئی طبیب انحراف نہیں کر سکتا:

"حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ تہائی پیٹ کھانے کے لئے، تہائی پانی کے لئے اور تہائی سانس کے لئے۔"(17)

اگر ہم صحت عامہ کی اخلاقیات پر روشنی ڈالیں تو صحت عامہ کی اخلاقیات وہ اصول اور اقدار بھی ہیں جو صحت عامہ کے پالیسی سازوں کو اپنے کام میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔اس حوالے سے دین اسلام ایک جامع اور مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

منصفانہ صحت کی خدمات اور وسائل کی تقسیم:

منصفانہ صحت کی خدمات اور وسائل کی تقسیم کو یقینی بنانا مقدر حلقوں کی ذمہ داری ہے تاکہ ہر فرد کو ضروری علاج کی سہولیات میسر آسکیں اگر مذکورہ مسئلہ کو اسلامی تناظر میں دیکھیں تو اس سلسلہ میں مکمل رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔اسلام نے قرآن وحدیث میں متعدد مقامات پر عدل ومساوات پر زور دیا ہے سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ﴾(18)

جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو،اللہ اچھی نصیحت کرتا ہے۔

مذاہب عالم میں اسلام کو یہ امتیاز حاصل ہے جس نے سب سے زیادہ زور عدل ومساوات کے قیام پر دیا ہے عدل ومساوات اور عوام الناس کی کفالت اور انہیں تحفظ فراہم کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے خاص اوصاف ہیں۔معقل بن یسار المزنی بیان کرتے ہیں:

"إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ«"(19)

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کوئی ایسا آدمی جسے اللہ تعالی نے کسی رعایا کا نگہبان بنایا ہے اور مرنے کے روز وہ اس حالت میں مرتا ہے کہ اپنی رعیت سے دھوکا کرنے والا ہے تو اللہ اس پر جنت حرام کردیتا ہے۔

اسی طرح کی ایک اور حدیث مبارکہ جو سنن ابی داود میں بیان کی گئی ہے ابو مریم ازدی بیان کرتے ہیں:

16۔عبدالرؤف ظفر،ڈاکٹر،اسوہ کامل،لاہور،نشریات،اردو بازار،2015ء،ص273

17۔محمد طارق،چغتائی،حکیم،سنت نبوی اور جدید سائنس،انڈیا،یوپی،سہارن پور،مکتبہ امدادیہ،س ن،ص98

18۔سورۃ النساء،58:4

19۔مسلم بن الحجاج،ابوالحسن القشیری(م261ھ) صحیح مسلم،1729:4،125:1،حدیث نمبر142

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

"سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ، احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ، وَفَقْرِهِ« قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ"(20)

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے جس کسی کو مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی بنادیا پھر وہ ان کی ضروریات، حاجب مندی اور فقیری میں ان سے ملنے چھپ جائے تو اللہ تعالی بھی اس سے پردہ فرمالے گا جب کہ وہ ضرورت مند ہوگا محتاج اور فقیر ہوگا۔

عدل و مساوات کی جیسی مثالیں خلفائے راشدین نے قائم کی ہیں ایسی چشم فلک نے کم ہی دیکھی ہوں گی ان نفوس قدسیہ نے وسائل کی تقسیم میں ہمیشہ مساوات کا خیال رکھا گیا مولانا سعید اکبر آبادی لکھتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ کے وعدوں کی اس طرح تکمیل کرنے کے بعد باقی جو رقم بچ جاتی تھی حضرت ابو بکر اس کو عورت مرد، چھوٹا بڑا غلام اور آزاد سب پر برابر تقسیم کر دیتے تھے کیونکہ یہی دستور آنحضرت ﷺ کا بھی تھا"(21)

مندرجہ بالا فرامین کی روشنی میں اگر ہم خلفائے راشدین کی زندگی کا مطالعہ کریں تو مذکورہ اوصاف ان میں بدرجہ اتم موجود تھے ان نفوس قدسیہ نے وسائل کی تقسیم میں سر مو بھی انحراف نہیں کیا اور اسی طرح لوگوں کفالت بشمول صحت کی خدمات سے بھی کبھی غفلت نہیں برتی: "امیر المؤمنین حضرت عمر اپنے دور خلافت کے زمانہ میں بسا اوقات رات کو چوکیدارہ کے طور پر شہر کی حفاظت بھی فرمایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ اسی حالت میں ایک میدان میں گزر ہوا۔دیکھا کہ ایک خیمہ بالوں کا بنا ہوا لگا ہوا ہے جو پہلے وہاں نہیں دیکھا تھا۔اُس کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک صاحب وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور خیمہ سے کچھ کراہنے کی آواز آرہی ہے سلام کر کے اس صاحب کے پاس بیٹھ گئے اور دریافت کیا کہ تم کون ہو اُنہوں نے کہا۔ایک مسافر ہو جنگل کا رہنے والا ہوں۔امیر المؤمنین کے سامنے کچھ ضرورت پیش کر کے مدد چاہنے کے واسطے آیا ہوں۔دریافت فرمایا کہ یہ خیمہ میں سے آواز کیسی آرہی ہے۔ان صاحب نے کہا میاں جاؤ اپنا کام کرو۔آپ نے فرمایا کہ نہیں بتادو کچھ تکلیف کی آواز ہے۔ان صاحب نے کہا کہ عورت کی ولادت کا وقت قریب ہے، دردزہ ہورہا ہے۔آپ نے دریافت فرمایا کہ کوئی دوسری عورت بھی پاس ہے انہوں نے کہا کوئی نہیں۔آپؓ وہاں سے اُٹھے اور مکان تشریف لے گئے اور اپنی بیوی حضرت اُم کلثوم سے فرمایا کہ ایک بڑے ثواب کی چیز مقدر سے تمہارے لئے آئی ہے۔اُنہوں نے پوچھا کیا ہے آپ نے فرمایا ایک گاؤں کی رہنے والی بیچاری تنہا ہے اُس کو دردزہ ہورہا ہے۔اُنہوں نے ارشاد فرمایا ہاں ہاں تمہاری صلاح ہو تو میں تیار ہوں اور کیوں نہ تیار ہوتیں یہ بھی آخر حضرت سیدہ فاطمہؓ کی ہی صاحبزادی تھیں۔حضرت عمر نے فرمایا کہ ولادت کے واسطے جن

20۔ ابوداود، سلیمان بن اشعث بن اسحاق (م275ھ) سنن ابی داود، دارالرسالۃ العالمیۃ، الطبعۃ الاولی، 1430ھ، 2009ء، 3:135، حدیث نمبر 2948

21۔ سعید احمد، مولانا اکبر آبادی، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کراچی، مکتبہ رشیدیہ پاکستان چوک، اشاعت دوم، س ن، ص 346، 347

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

چیزوں کی ضرورت پڑتی ہو، تیل گوڈ وغیرہ لے لو اور ایک ہانڈی اور کچھ گھی اور دانے وغیرہ بھی ساتھ لے لو۔ وہ لے کر چلیں حضرت عمرؓ خود پیچھے پیچھے ہو لئے۔ وہاں پہنچ کر حضرت اُم کلثوم تو خیمہ میں چلی گئیں اور آپ نے آگ جلا کر اُس ہانڈی میں دانے اُبالے، گھی ڈالا، اتنے میں ولادت سے فارغ ہو گئی۔ اندر سے حضرت اُم کلثوم نے آواز دے کر عرض کیا۔ امیر المؤمنین اپنے دوست کو لڑکا پیدا ہونے کی بشارت دیجئے۔ امیر المؤمنین کا لفظ جب ان صاحب کے کان میں پڑا تو وہ بڑے گھبرائے آپ نے فرمایا گھبرانے کی بات نہیں۔ وہ ہانڈی خیمہ کے پاس رکھ دی کہ اس عورت کو بھی کچھ کھلا دیں۔ حضرت اُم کلثوم نے اس کو کھلایا۔ اُس کے بعد ہانڈی باہر دے دی حضرت عمرؓ نے اس بدّو سے کہا کہ لو تم بھی کھاؤ رات بھر تمہاری جاگنے میں گزر گئی۔ اُس کے بعد اہلیہ کو ساتھ لے کر گھر تشریف لے آئے اور ان صاحب سے فرمادیا کہ کل آنا تاکہ تمہارے لئے انتظام کر دیا جائے گا۔"(22)

اہل اسلام کو تو سکھایا ہی یہ گیا ہے کہ اس وقت تک کوئی حکمران حق حکمرانی ادا نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے آپ کو پورے اخلاص کے ساتھ عوام الناس کی خدمت کے لیے وقف نہ کر دے خلفائے راشدین کے نظام حکومت کا اگر مطالعہ کیا جائے تو انہوں نے چار باتوں کا خصوصیت سے اہتمام کیا کہ عوام کو عدل و مساوات فراہم کیا اور ان کی کفالت و تحفظ کا خصوصیت سے اہتمام کیا اور اپنے آپ کو بادشاہوں کے روپ میں نہیں بلکہ عوام الناس کے سامنے اپنے آپ کو خادم کی حیثیت سے پیش کیا انہی باتوں کی حضرت ابو مسلم خولانی نے سیدنا امیر معاویہ کو نصیحت فرمائی آپ فرماتے ہیں:

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابو مسلم خولانی رحمتہ اللہ علیہ داخل ہوئے اور عرض کیا السلام علیک ایھا الاجیر اے مزدور آپ پر سلام ہو۔ جان لو جو مزدور بھی رعایا پر حکومت کرے گا اس کے بارے میں اس سے سوال ہو گا۔ اگر اس نے رعیت کے مریضوں کا علاج کیا، اس کے پریشان حالوں کو خوش کیا اور ان کو سرسبز علاقوں میں اور صاف پانیوں میں رکھا تو اس نے اپنی ذمہ داری پوری کی۔"(23)

مسلمانوں حکمرانوں نے صحت وعلاج کے لیے بھرپور خدمات سرانجام دیں اوران خدمت کو نبھانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں جانے دیا اس میں بھرپور دلچسپی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت عائشہ نے خود بھی علاج کے لیے حکمت کو سیکھا:

22۔ محمد زکریا، مولانا، فضائل اعمال، لاہور، کتب خانہ فیضی، س ن، ص 78، 79

23۔ امام غزالی، ابو حامد زین الدین محمد بن محمد (م 505ھ) التبر المسبوک فی سیر الملوک، مترجم، امداد اللہ انور، مولانا، آداب حکومت، ملتان، عزیز اللہ رحمانی دار المعارف، 1422ھ، 2001ء، ص 263

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

"عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : قَدْ أَخَذْتُ السُّنَنَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشِّعْرَ وَالْعَرَبِيَّةَ عَنِ الْعَرَبِ ، فَعَنْ مَنْ أَخَذْتِ الطِّبَّ ؟ قَالَتْ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلاً مِسْقَامًا وَكَانَ أَطِبَّاءُ الْعَرَبِ يَأْتُونَهُ فَأَتَعَلَّمُ مِنْهُمْ"(24)

یعنی ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ سے پوچھا: آپ نے شریعت کا علم رسول اللہ ﷺ سے سیکھا، شعر وعربی ادب عرب والوں سے سیکھا، آپ نے علم طب کس سے سیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا آنحضرت ﷺ آخری عمر میں بیمار ہو گئے تھے اور عرب کے بڑے بڑے حکماء آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے، میں نے ان سے طب کا علم حاصل کر لیا (یعنی ان کی باتیں سن سن کر)۔

مسلمانوں کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو عوام الناس کو صحت کی سہولیات بہم پہنچانے میں خصوصی اہمیت دی گئی ہے بلکہ نئی نئی ادویات اور طریقہ علاج متعارف کرائے بہت سے امراض کا علاج دریافت کیا طب یونانی کی کتب کے تراجم کرائے۔ دور بنوامیہ میں طب اور عوام الناس کو طبی سہولیات بہم پہنچانے پر بھرپور محنت کی گئی:

"طب کے میدان میں عربوں نے یونانیوں سے استفادہ کیا۔ اس دور میں طائف کے ایک طبیب حارث بن کلادہ نے حکیم عرب کا لقب پایا اس کا بیٹا بھی اپنے زمانے کا بے نظیر طبیب تھا۔ امیر معاویہؓ کا ذاتی (شاہی) طبیب ابن اثال نصرانی تھا۔ یونان کے مشہور طبیب اہرن النفیس کی مشہور کتاب کا ترجمہ ماسر جویہ نے مروان بن حکم کے حکم پر کیا یہ ترجمہ شاہی کتاب خانہ میں محفوظ تھا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اس کتاب کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اموی خلفا حضرت عمر بن عبدالعزیز، ولید اول نے غربا کے لئے شفاخانے اور طبی مدرسے قائم کئے۔"(25)

تاریخ یعقوبی میں بیان کیا گیا کہ ولید بن عبدالملک وہ پہلا شخص ہے جس نے مریضوں کے لیے ہسپتال بنوائے:

"وكان أول من عمل البيمارستان للمرضى، ودار الضيافة، وأول من أجرى على العميان، والمساكين، والمجذمين الأرزاق"(26)

یعنی ولید بن عبدالملک وہ پہلا شخص ہے جس نے بیماروں کے لئے ہسپتال بنوائے اور مہمان خانے اور وہ سب سے پہلے اندھوں، غریبوں اور کوڑھیوں کو کھانا پہنچواتا۔

بنو عباس کی صحت کے حوالہ سے خدمات نہایت قابل تعریف ہیں مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی بیان کرتے ہیں:

24- الحاکم، الحافظ ابو عبداللہ النیسابوری (م405ھ) المستدرک علی الصحیحین، بیروت دالمعرفہ، س ن، 4:197، حدیث نمبر 7425
25- محمد عبداللہ صدیقی، محمد سعد سلمان، ڈاکٹر، سیرت النبیؐ و تاریخ اسلام، لاہور، ایم عارف یونس پرنٹر، س ن، ص576
26- الیعقوبی، تاریخ الیعقوبی، مصدر الکتاب: موقع الورق، http://www.alwarraq.com (الکتاب مرقم آلیا غیر موافق للمبوع) 1:227

Shnakhat
VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

"ایک سے زیادہ تجربہ کا وہوشیار طبیب دارالخلافہ میں موجود اور دربار میں حاضر رہتے تھے علمی مجالس میں ان کی شرکت ضروری تھی ،ان کے ماتحت دارالشفاء اور دواخانے سرکاری مصارف سے جاری تھے ان میں ہر ملک اور ہر مذہب کے طبیب شامل تھے ان میں سے اکثر دارالتصانیف دارالترجمہ اور بیت الحکمۃ کی رونق وعزت کا موجب تھے۔"(27)

شعبہ طب میں مسلمانوں حکماء نے نہایت گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اہل یورپ کی اس فن میں موجودہ مہارت دراصل مسلمان حکماء سے ہی حاصل کردہ ہیں جیسا کہ حکیم سعید بیان کرتے ہیں:

"یہ گھٹیا قسم کی بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے علوم وفنون اور تحقیقاتی تجربات کو اپنے نام سے دنیا کے سامنے پیش کیا اور کہیں ذکر تک نہیں کیا کہ کن سرچشموں سے فیض حاصل کیا۔آج اہل یورپ یہ کہتے نہیں تھکتے کہ وہ امراض کے خلاف تمام انسانیت کے لیے کام کررہے ہیں اور اُن سے بڑا انسانیت کا اور کوئی محسن نہیں۔اُنہیں اس حقیقت سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے کہ مسلمانوں نے بھی کبھی اسی طرح پوری انسانیت کے لیے کام کیا تھا اور اُن کے علمی، طبّی اور سائنسی کارناموں کی روشنی دنیا کے ہر کونے تک پہنچی تھی۔یہ علیحدہ بات کہ اب وہ اُس بُلند مقام سے مسلسل پستی کی طرف لڑھک رہے ہیں،تاہم اُن میں صلاحیتوں کا فقدان نہیں اور حالات اشارہ کررہے ہیں کہ وہ مستقبل قریب میں اپنا کھویا ہو مقام حاصل کرنے کے لیے بھرپور جدوجہد کریں گے۔"(28)

معلومات کی شفافیت:

شفاف پالیسیوں اور پروگرامز کی معلومات کو عوام کے ساتھ کھلا اور واضح شیئر کرنا عوام کو صحت کی معلومات فراہم کرنا مقدر حلقوں کی ذمہ داری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عوام الناس میں حفضان صحت کے طریقوں کا شعور کو بیدار کرنا۔اس بارے میں اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ اسلام سچائی کا مذہب ہے صداقت کو پسند کرتا ہے اور اسی بات کا حکم دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيدا﴾(29)

یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔

"عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الكَبَائِرِ، قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّورِ"(30)

27۔اکبر شاہ،مولانا نجیب آبادی،تاریخ اسلام،طباعت،لاہور،گنج شکر پرنٹر،2009ء،570:2

28۔الطاف حسن قریشی،ملاقاتیں کیا کیا!،لاہور،جمہوری پبلیکیشنز،2016ء،ص290

29۔سورۃ الاحزاب،70:33

30۔الترمذی،محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی(م279ھ)سنن الترمذی،504:2،حدیث نمبر1207

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

یعنی حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایااللہ کے ساتھ شرک کرنا،والدین کی نافرمانی کرنا،کسی(انسان) کو(ناحق) قتل کرنااور جھوٹی بات کہنا۔

اسلام نے سچی بات کرنے کا حکم دیاہے جھوٹی اور بناوٹی باتوں سے منع کیاہے اور جب بات عوام الناس کی صحت وعلاج کی ہو تو ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔اس میں کوئی دورائے نہیں عوام الناس کو صحت کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا سب پہلی ذمہ داری حکومت اوراس سے متعلق جڑے اداروں ہی کی ہوا کرتی ہے۔ابتدائے اسلام سے بعد کے ادوار تک اس کا خصوصی اہتمام کیا جاتا رہا اگر چہ موجودہ دور میں اس معاملہ میں کافی ضعف آگیاہے اس پر بھرپور توجہ کی ضرورت ہے اگر اہل اسلام اپنی اس ذمہ داری کو احسن طریقہ سے نبھائیں تو پوری دنیا مستفید ہوسکتی ہے مثلاًاسلام میں بے شمار معاملات ایسے ہیں جن پر عمل کرنے یانہ کرنے کا حکم دیا گیاان احکامات کی تعمیل میں جہاں ان کے دیگر اور بھی فوائد ہیں اس کے ساتھ ساتھ ان پر عمل کرنے سے انسانی صحت پر نہایت خوشگوار اثرات پڑتے ہیں۔مثلاً نماز، مسواک، کھانا کھانے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا، روزہ رکھنا، خلال کرنا، نشہ آور چیزوں سے پرہیز، جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا، ناخن کاٹنا، حیض میں جماع سے اجتناب کرنا، حرام سے بچنا حلال چیزوں کو استعمال کرنا، خوشبو لگانا، سرمہ لگانا اگر ہم وضو کو ہی دیکھیں تو اس میں بے شمار صحت کے فوائد ہیں:

"میرے ایک دوست نے بتایا کہ انہوں نے بیلجیئم میں ایک صاحب کو اسلام کی دعوت دی۔وہ مجھ سے وضو کی سائنسی توجیہہ پوچھنے لگے لیکن مجھے علم نہیں تھا۔وہ فرماتے ہیں کہ میں انہیں وہاں کے ایک عالم کے پاس لے گیا لیکن انہیں بھی اس کا علم نہ تھا ۔حتیٰ کہ ایک صاحب نے انہیں وضو کے متعلق بتایا لیکن مسح کے مطابق نہ بتا سکے۔میں نے کوشش کی وہ راضی ہو جائے لیکن اس کی تسلی نہ ہوئی۔کچھ عرصے کے بعد آئے اور کہنے لگے مجھے مسلمان کریں! میں پوچھا کیوں؟ کہنے لگے ہم یونیورسٹی میں پڑھ رہے تھے ہمارے پروفیسر نے بتایا کہ اگر گردن کی پشت اور اطراف پر روزانہ دن میں چند بار پانی کے قطرے لگادئے جائیں تو ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز کا تمام نظام بالکل درست رہے گا اور حرام مغز کے نقص سے پیدا ہونے والے امراض کبھی نہیں ہونگے۔تب مجھے فوراً مسح کی قدر و منزلت معلوم ہوئی لہذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔اور وہ مسلمان ہوگیا"(31)

سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ کا شغف رکھنے والا طالب علم اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ آنحضرت ﷺ خود اپنا بھی علاج کرایا اپنے اصحاب کو بھی علاج کی ترغیب دی اور آپ ﷺ علاج کے طریقے بھی بتلائے بیمار کی تیمارداری کا بھی حکم دیا اور جہاں سنگین ہلاکت خیزی معاملا آجائے تو پھر کھول کر اور بڑی وضاحت کے ساتھ رہنمائی کی گئی ہے:

31۔ محمد طارق، چغتائی، حکیم، سنت نبوی اور جدید سائنس، ص 1،2

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

"عن عبد الله بن عباس، أن عمر بن الخطاب، خرج إلى الشام حتى إذا كان بسرغ لقيه أمراء الأجناد أبو عبيدة بن الجراح وأصحابه، فأخبروه أن الوبأ قد وقع بأرض الشام، قال ابن عباس: فقال عمر بن الخطاب: ادع لي المهاجرين الأولين فدعاهم فاستشارهم، وأخبرهم أن الوبأ قد وقع بالشام فاختلفوا، فقال بعضهم: قد خرجت لأمر ولا نرى أن ترجع عنه، وقال بعضهم معك بقية الناس وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولا نرى أن تقدمهم على هذا الوبإ، فقال عمر: ارتفعوا عني، ثم قال: ادع لي الأنصار، فدعوتهم فاستشارهم فسلكوا سبيل المهاجرين، واختلفوا كاختلافهم، فقال: ارتفعوا عني، ثم قال: ادع لي من كان هاهنا من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح، فدعوتهم فلم يختلف عليه منهم رجلان، فقالوا: نرى أن ترجع بالناس، ولا تقدمهم على هذا الوبإ، فنادى عمر في الناس: إني مصبح على ظهر فأصبحوا عليه، فقال أبو عبيدة: أفرارا من قدر الله؟ فقال عمر: لو غيرك قالها يا أبا عبيدة؟ نعم نفر من قدر الله إلى قدر الله، أرأيت لو كان لك إبل فهبطت واديا له عدوتان إحداهما خصبة، والأخرى جدبة، أليس إن رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله، وإن رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله، فجاء عبد الرحمن بن عوف، وكان غائبا في بعض حاجته، فقال: إن عندي من هذا علما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: »إذا سمعتم به[ص:896] بأرض فلا تقدموا عليه، وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه«، قال: فحمد الله عمر، ثم انصرف"(32)

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس راوی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے مدینہ میں زید بن ثابت کو اپنا نائب مقرر کیا ملک شام کی جانب چلے یہاں تک جب سرغ مقام پر تھے تو ان سے لشکر کے امراء یعنی ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھیوں نے ملاقات کی اور انہیں خبر دی گئی کہ یقیناً ملک شام کی سرزمین پر وبا (طاعون) واقع ہو چکی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا اولین مہاجرین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ آپؓ نے انہیں بلوایا پھر حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ طلب کیا اور انہیں بتلایا کہ ملک شام میں وباء پھیل چکی ہے۔ ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا بعض نے کہا آپ ایک اہم کام کے سلسلہ میں نکلے ہیں اور ہم اسے (ٹھیک) نہیں سمجھتے کہ آپ اس سے واپس لوٹ جائیں اور بعض نے اور (ان میں سے) بعض نے کہا کہ آپ کے ہمراہ دیگر افراد بھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب بھی اور ہم نہیں (بہتر) خیال کرتے کہ آپ انہیں اس وبا میں لے جائیں۔ حضرت عمر نے فرمایا آپ تمام لوگ میرے پاس سے اُٹھ جائیں۔ پھر انہوں (فاروق اعظمؓ) نے فرمایا کہ میرے پاس انصار اصحاب کو بلاؤ۔ چنانچہ جب انہیں بلوایا تو آپ نے ان سے بھی مشورہ طلب کیا ان لوگوں نے بھی مہاجرین جیسی روش اختیار کی اور انہیں کے اختلاف کی طرح ان میں اختلاف ہوا تو آپ نے فرمایا تم میرے قریب سے اُٹھ جاؤ پھر آپ نے فرمایا فتح مکہ کے سال ہجرت کرنے والوں میں سے جو قریش بوڑھے لوگ

32۔ مالک بن انس، بن مالک بن عامر (م179ھ) موطا الامام مالک، بیروت، لبنان، دار احیاء التراث العربی، 1406ھ، 1985ء، 2:894، حدیث نمبر22

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

موجود ہیں انہیں میرے پاس لاؤ چنانچہ جب انہیں بلوایا تو حضرت عمرؓ کے ان میں سے کوئی دو شخصوں کا بھی اختلاف نہ ہوا۔ان سب نے کہا کہ ہمارا یہ خیال ہے کہ آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور انہیں آپ اس وباء پر لے کر نہ جائیں۔ چنانچہ حضرت عمر نے لوگوں میں منادی کرادی کہ بے شک صبح سواری پر سوار ہونے والا ہوں اور صبح تم بھی سفر شروع کرو۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا کیا آپؓ اللہ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر نے جواب دیا اے ابو عبیدہ! تمہاری جگہ کوئی اور شخص یہ بات کہتا (تمہارے لائق شان نہیں) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ ہی کی جانب بھاگ رہے ہیں۔ یہ بتاؤ بتاؤ کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں پھر تم ایک ایسی وادی میں داخل ہو جس کے دو کنارے ہیں ان میں سے ایک چارے والا ہو اور دوسرا خشک ہو تو کیا یہ اس طرح نہیں ہو گا کہ اگر تم سرسبز میں چراؤ گے تو اللہ ہی کی تقدیر سے چراؤ گے تو بھی تقدیر الٰہی کے موافق ہی چراؤ گے۔ حضرت ابن عباس نے کہا حضرت عبدالرحمان بن عوف تشریف لائے اور وہ اپنے کسی کام کے سلسلہ میں موجود نہ تھے۔ انہوں (حضرت عبدالرحمان بن عوف) نے کہا کہ تحقیق اس مسئلے کے بارے میں میرے پاس علم موجود ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا "جب تم لوگ کسی زمین پر اس طاعون کے (پھیلنے) کے سلسلہ میں سنو تو اس (طاعون والی جگہ) پر نہ جاؤ اور جب تم وہاں موجود ہو جس زمین پر طاعون پھیلے تو پھر اس سے بھاگتے ہوئے نہ نکلو" حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے (یہ سن کر) اللہ کی حمد بیان کی پھر واپس لوٹ گئے۔

پیشہ ورانہ ایمانداری:

پیشہ ورانہ اخلاقیات کا ایک اہم پہلو کسی بھی پیشہ سے وابستہ مطلوبہ مہارت سے متعلق ہے۔ جن پیشوں کو باقاعدہ عملی طور پر سیکھنے اور سکھانے کی ضرورت ہے۔ پیشہ ورانہ اخلاقیات میں اگر رسوخ نہ ہو تو انسان نیکی اور بھلائی سے بہت دور ہو جاتا ہے۔ یہ فرد کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ آج پیشہ ورانہ اخلاقیات کا فقدان آپ پورے معاشرے کے لیے ایک چیلنج اور المیہ بن چکا ہے۔ اور اگر بات خصوصاً پیشہ ورانہ اخلاقیات میں صحت عامہ کے حوالہ سے کی جائے تو حساسیت اور بھی بڑھ جاتی ہے اگر کوئی شخص ایسی خطا کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا وبال اسی کی ذات پر آئے گا جیسے کہ سنن ابی داؤد میں بیان کیا گیا: "أن رسول الله – صلَّى الله عليه وسلم – قال: "مَن تَطَبَّبَ ولم يُعلَم مِنهُ طِبٌّ فهُو ضامِنٌ"(33)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ایسے ہی طبیب بن کر علاج کرے (یعنی علاج کرنا نہ جانتا ہو) اور طباعت اور معالجے میں مشہور نہ ہو تو وہ ذمہ دار ہے

33۔ بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، 64:9، حدیث نمبر 7150

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

یعنی ایک شخص علاج معالجہ کے فن کو جانتا نہیں، عطائی ہے اور اناڑی پن سے لوگوں کے علاج معالجے کرتا ہے تو اس نقصان کا سارا وبال اس مرتکب شخص پر ہوگا اور دنیا و آخرت میں وہی اس سارے معاملے کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا اور اپنے عمل کا جواب دہ ہوگا۔

کیوں کہ بات صحت عامہ کی چل رہی ہے تو اس حوالہ سے پیشہ ورانہ اخلاقیات سے جڑے اشخاص کو پابند کرتی ہیں صداقت و سچائی، عدل واحسان، خیر خواہی اور بھلائی کا۔ یعنی شعبہ صحت عامہ کے نگہبانوں میں بھلائی اور خیر خواہی کا جزبہ بدرجہ اتم موجود ہونا چاہئے۔ جیسا کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ«"(34)

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالی کسی شخص کو رعیت کا حاکم بناتے ہیں اور وہ خیر خواہی کے جزبے سے ان کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ صحت عامہ کے پیشہ ور افراد کو اخلاقی اصولوں کے مطابق کام کرنا چاہیے اور ذاتی مفادات کی رو میں بہنے سے اجتناب کرنا چاہیے جب تک اس شعبہ کے ذمہ داران خدمت خلق کے جزبے سے سرشار نہیں ہوں گے اس وقت تک فلاح انسانیت کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا سیرت النبی ﷺ میں یہ پہلو بڑا نمایاں ہے۔

"فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ"(35)

حضرت خدیجہ نے کہا اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، بیشک آپ رحم کھانے والے، بے کسوں کا بوجھ اٹھانے والے، مفلسوں کے لیے کمانے والے، مہمان نوازی میں آپ بے مثل اور مشکل اوقات میں آپ ﷺ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔

"فقال: خير الناس من ينفع الناس"(36)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا بہترین انسان وہ جو لوگوں کو نفع پہنچائے

ذاتی مختاری کا احترام:

34۔ بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، 7:1، حدیث نمبر 3

35۔ ابوداود، سلیمان بن اشعث بن اسحاق (م 275ھ) سنن ابی داود، 643:6

36۔ علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان (م 975ھ) کنز العمال، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الخامسۃ، 1401ھ، 1981ء، 128:16، حدیث نمبر 44154

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

افراد کو صحت کے فیصلے کرنے کا اختیار دینا اور ان کی خود مختاری کا احترام کرنا مقدر حلقوں پر لازم ہے تمام انسان اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے استفادہ کرنے کا مساوی حق رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں اور پیداواری وسائل استفادہ عالم کے لیے ہیں۔اسلام میں ذاتی خود مختاری کو خصوصی اہمیت حاصل ہے جیسا کہ مسند احمد کی روایت ہے:

"عن أبي نضرة، حدثني من سمع خطبة رسول الله صلى الله عليه وسلم في وسط أيام التشريق فقال: " يا أيها الناس، ألا إن ربكم واحد، وإن أباكم واحد، ألا لا فضل لعربي على عجمي، ولا لعجمي على عربي، ولا أحمر على أسود، ولا أسود على أحمر، إلا بالتقوى"(37)

ابو نضرہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے ایام تشریق کے وسط میں رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سماعت کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! تمہارا رب بھی واحد ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔

اسلام جبر کا دین نہیں کسی پر زور زبردستی نہ کی جائے جب دین جیسے اہم معاملے میں جبر سے روک دیا گیا تو دیگر معاملات میں نرمی اور زیادہ ضروری ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ﴾(38)

یعنی وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم اچھی طرح جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں، پس آپ انہیں قرآن کے ذریعے سمجھاتے رہیں اُس کو جو میرے عذاب کی وعید سے ڈرتا ہے۔

مندرجہ بالا قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ کسی پر جبر کرنا جائز نہیں اسی طرح کسی کے عیب کو ظاہر کرنا بھی اسلام میں پسند نہیں کیا گیا ہے بلکہ عیب کی پردہ داری کی تعلیم دی گئی ہے۔آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:

"وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ«"(39)

یعنی اور جو آدمی کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

اسلام نہ کسی پر جبر کی حمایت کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کسی کی پردہ فاشی کی جائے صحت عامہ کی اخلاقیات کے تناظر میں بھی یہ احکامات ہماری راہنمائی کرتے ہیں کہ مریض کو علاج کرانے میں خود مختاری حاصل ہو وہ کسی قسم کے جبر کا شکار نہ ہو اور اس کے ساتھ ساتھ مریض کے مرض کی اس طرح تشہیر نہ کی جائے جس سے اس کی دل آزاری ہو یا وہ شرمندگی محسوس

37۔احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ الشیبانی (م241ھ) مسند الامام احمد بن حنبل، موسسۃ الرسالۃ، 1421ھ، 2001ء، 474:38، حدیث نمبر 23489
38۔ق، 45:50
39۔بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، 128:3، حدیث نمبر 2442

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

کرے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر مریض کو چھوت کا مرض ہو یا اس کے مرض سے باقی لوگوں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق ہو تو حکومت اور مقدر حلقے اس پر قدغن لگا سکتے ہیں اور مفاد عامہ کی خاطر پابندیاں لگائی جاسکتی ہیں۔اسی بارے میں بھی فقہائے کرام نے راہنمائی فراہم کی ہے جیسا کہ مفتی تقی عثمانی بیان فرماتے ہیں:

"اسلامی شریعت نے حکومت وقت کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کسی عمومی مصلحت کے تحت کسی ایسی چیز یا ایسے فعل پر بھی پابندی عائد کر سکتی ہے، جو بذات خود حرام نہیں، بلکہ مباحات کے دائرے میں آتی ہے، لیکن اس سے کوئی اجتماعی خرابی لازم آتی ہے۔یہ پابندی ابدی نوعیت کی نہیں ہوتی، جو ہر زمانے میں اور ہر جگہ نافذ العمل ہو۔بلکہ اس کی حیثیت وقتی حکم کی ہوتی ہے، جو وقتی مصلحت کے تابع ہوتا ہے۔اس کی سادہ سی مثال یہ ہے کہ فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ جب ہیضہ کی وبا پھوٹ رہی ہو تو حکومت یہ پابندی لگا سکتی ہے کہ خربوزے کی خرید و فروخت اور اسکا کھانا ممنوع ہے۔جب تک حکومت کی طرف سے عائد کردہ یہ پابندی باقی رہے اس وقت تک خربوزہ کھانا اور اس کا بیچنا شرعاً بھی ناجائز ہو جائے گا۔اسی طرح اصول فقہ میں "سدّ ذرائع" کے نام سے ایک مستقل باب ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک کام فی نفسہ جائز ہو لیکن اس کی کثرت کسی مصیبت یا مفسدے کا سبب بن رہی ہو تو حکومت کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اس جائز کام کو بھی ممنوع قرار دیدے۔"(40)

خلاصہ کلام:

صحت عامہ کی اخلاقیات کا اگر قرآن وسنت کی روشنی میں مطالعہ کیا جائے تو بعض اوصاف ایسے ہیں جنہیں انفرادی یا اجتماعی طور پر از خود اپنانے کی تعلیم دی گئی ہے کہ روحانی علاج کے لئے قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو، اور جسمانی بیماری کے لیے علاج کی ترغیب دی گئی بعض علاج کرنے کے طریقوں کا بھی بتایا گیا مریضوں کو مایوسی سے بچانے کے لئے ان کی تیمارداری کرنا وغیرہ کی تعلیم دی گئی، صحت مند رہنے کے لیے پرشکمی سے اجتناب کا حکم دیا گیا صحت عامہ کی اخلاقیات کے سلسلے میں بعض امور ایسے ہیں جو حکومت اور مقدر حلقوں کی ذمہ داری بنتی ہے اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات بڑی واضح ہیں اگر اسلام کے دور اول کو دیکھیں تو ان ذمہ داریوں کو نبھانے میں سر مو بھی انحراف نہیں کیا گیا شفاء خانے بنوانے مریضوں کو طبّی سہولیات فراہم کرنے، طریقہ علاج دریافت کرنے اور سیکھنے سکھانے پر عرق ریزی سے کام کیا گیا۔اور آج بھی اہل اسلام کو انہی خطوط پر کام کرنا چاہئے اسی طرح منصفانہ صحت کی خدمات اور وسائل کی تقسیم کو یقینی بنانا، عوام الناس کو صحت مند رکھنے کے لیے معلومات کو شفافیت کے ساتھ پہنچانا اور ذاتی خود مختاری کا احترام کرنا مقدر حلقوں کی ذمہ داری ہے۔جس طرح سے قرون اولی کے ادوار میں ان کا خصوصیت سے اہتمام کیا گیا آج پھر ہم سے وقت

40۔ محمد تقی، مفتی عثمانی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، کراچی، ادارہ المعارف، س ن، ص 41

Shnakhat VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

اور حالات تقاضہ کررہے ہیں کہ اپنی انہی روایت کو پھر سے نئی جدت کے ساتھ تروتازگی فراہم کریں اور الحمدللہ اس سلسلے میں تعلیمات اسلامی میں پوری پوری راہنمائی موجود ہے۔

Shnakhat
VOL- 3, ISSUE- 4, 2024
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

BIBLIOGRAPHY

- Al- Quran.
- Khateeb al-Umari, Muhammad Bin Abdullah, *Mishkat al-Masabīh,* (Beruit : Al-Maktab Al-Islami, 1985).
- Muslim Bin Hajaj Al-Qusheri, *Sahī al-Muslim.*
- Abdur Raoof Zafar, *Usva-e Kamil,* (Lahore: Nashriyat, 2015).
- Abu Abdullah al-Hakim, *Al-Mustadrik 'Ala al-Sahihain,* (Beruit: Dar-alMa'rifa).
- Abu Dawood Sulaman Bin Ash'as, *Sunan Abi Davūd*, (Beruit: Dar al-Risala al-Aalamia).
- Abu Hamid Imam Ghazali, *Al-Tabar al-Masbūk fī Sīar al-Maluk,* (Trans.) Imdadullah Anwar, (Mulatan: Dar-al Ma'arif, 2001).
- Ala al-Deen Ali Bin Hasam al-Din, *Kanzul Umāl,* (Beruit: Mu'sh al-Resala 1981).
- Altaf Hasn Qurashi, *Mūlaqātain Kiya Kiya,* (Lahore: Jamhoori Publishers 2016).
- Al-Yaqubi, *Tarīkh-e Yaqubi*, http://www.alwarraq.com.
- Ibn Hajar Asqalani, *Al-Isabah fī Tamyīz al-Sahabah,* (Beruit: Dar al-Kutub Al-Ilmia, 1415 A.H)
- Imam Ahmad Bin Hanbal, Mūsnad Imām Ahmad Bin Hambal, (Burit: Mu'sa Al-Resala 2001).
- Malik Bin Anas, *Mu'ta Imām Mālik*, (Beruit: Dar Ihya al-Turas al-Arabi, 1985).
- Maulana Muhammad Zakaria, *Fazā'l-e A'māl*, (Lahore: Kutubkhana Faizi).
- Maulana Najeeb Abadi, *Tarīkh-e Islam,* (Lahore: Gunja Shakar Printer 2009).
- Maulana Saeed Ahmad Akbar Abadi, *Siddeq-e Akbar*, (Karachi: Maktaba Rasheedia)
- Mufti Muhammad Taqi Usmani, *Islam aur Jadīd Ma'eīshat va Tejārat.* (Karachi: Idara al-Ma'arif).
- Muhammad Abdullah Siddiqi, *Sīrat al-Nabavi va Tārīkh-e Islam*, (Lahore: M.Arif Printers).
- Muhammad Bin Esa, *Sūnan Al- Termazī,* (Beruit: Dar al-Gharb al-Islami, 1998).
- Muhammad Bin Ismaeel Bukhari, *Sahīh Būkhari,* (Beruit: Dar Tauq al-Nijah, 1422A.H).
- Muhammad Tariq Chughtai, *Sunnat-e Nabvi aur Jadīd Scienc,* (India, UP, Saharanpur: Maktaba Imdadiya).

❖❖❖